اسکولی تعلیم

مورخہ: 3 فروری 2008

عالی جناب محترم وزیراعظم صاحب!

جیسا کہ آپ نے متعدد بار باور کرایا ہے کہ علمی معاشرے کی تعمیر کی بنیاد سب کے لیے تعلیم کی فراہمی پر ہونی چاہیے- اسکولی تعلیم کی اہمیت کے مدنظر، قومی علمی کمیشن نے ملک بھر میں متعلقہ افراد سے اسکولی تعلیم کے معیار،کمیت اور اس تک رسائی کے بارے میں متعدد بحث و مباحثوں، صلاح و مشوروں اور کانفرنسوں کا اہتمام کیا-

قومی علمی کمیشن اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ اسکولی تعلیم کی بنیادی ذمہ داری ریاستی حکومتوں پر عائد ہوتی ہیں اور اس لیے اس مسئلے پر کسی پالیسی تبدیلی کے لیے ریاستوں کی شمولیت ضروری ہے- البتہ قومی علمی کمیشن کا خیال ہے کہ اسکولی نظام میں مثبت تبدیلیوں کے لیے مرکزی اور ریاستی دونوں حکومتوں کی کوششوں کی سرگرم شمولیت ضروری ہے اور یہ شمولیت صرف ذرائع کی فراہمی تک ہی محدود نہیں ہونی چاہیے بلکہ انتظامی اور دیگر تبدیلیوں میں بھی ان کی ضرورت ہے-

اسکولی تعلیم کے مختلف پہلوؤں کے لیے ہمارے پاس متعدد تجاویز اور سفارشات موجود ہیں لیکن ان میں سے نہایت ضروری ہیں، **زیادہ وسائل، زیادہ غیر مرکوزیت اور زیادہ لچک**- ان سفارشات کا مکمل متن بمع تفصیلات منسلکہ نوٹ میں فراہم کیا جارہا ہے- اس مکتوب میں ان نہایت اہم پہلوں کی نشاندہی کی گئی ہے جن پرممکنہ توجہ و مداخلت درکار ہے-

1. تعلیم کے حق کے لیے مالی تعاون کے ساتھ مرکزی قانون :

قومی علمی کمیشن ایک ایسے مرکزی قانون کے تیز رفتار نفاذ کی حمایت کرتا ہے جس کی رو سے ملک میں تمام بچوں کو درجہ آٹھ تک معیاری تعلیم فراہم کرنے کی یقین دہانی کرائ جاسکے- اس میں مرکزی اور ریاستی دونوں حکومتوں کو مالی تعاون فراہم کرنا ہوگا- اس مقصد کے حصول کے لیے حکومتوں کو ابتدائ اور ثانوی سطحہ کی اسکولی تعلیم پر زیادہ رقم خرچ کرنا پڑے گی لیکن یہ خرچ ترجیحی بنیاد پر کیا جانا چاہیے- آج کے دور میں اسکولی تعلیم بہت سے حصوں میں منقسم ہے اور کچھ ریاستوں میں مساوی نوعیت کے تعلیمی مراکز ہونے کی وجہ سےسرکاری اداروں میں بھی یہی حال ہے- ان علیحدہ نظاموں کو مربوط کرنے کی ضرورت ہے تاکہ تمام بچوں کو قابل قبول معیاری تعلیم مہیا کرائی جاسکے جس کے لیے واضح طور پر اضافی رقم درکار ہے-

2. رقوم کی تقسیم میں زیادہ لچک:

تاہم اس طرح کے اخراجات کے طریقوں میں تبدیلی کی بیحد ضرورت ہے- موجودہ دور میں مرکز کی طرف سے ریاستوں کو سروشکشا ابھیان (اس ایس اے) ، ثانوی تعلیم کے لیے منصوبہ بند 'سکسیس' پروگرام و دیگر مرکزی اسکیموں کے لیے دی جانے والی رقوم کے ضوابط بہت سخت ہیں- ان کو زیادہ لچکدار بنایا جانا چاہیے- قومی علمی کمیشن کی تجویز ہے کہ رقوم کی منتقلی اور احستاب کا ایسا نظام وضع کیا جانا چاہیے جو علاقائی ودیگر تفریقات دور کرنے کے علاوہ وقت کے تقاضوں کو پورا کرتا ہو تاکہ ریاستی حکومتیں وسائل کو موثر طور پر استعمال کرسکیں- اسکولی سطحہ پر بھی رقوم کی تقسیم میں زیادہ لچک ہونی چاہیے اور رقوم کے استعمال میں علاقائی سطحہ کے انتظامیہ کا بھی عمل درآمد ہونا چاہیے- قواعد اور ضوابط اس طرح وضع کیے جانے چاہیے کہ اسکول علاقہ کی صورتحال کے مطابق اپنے طلبا کی ضرورتیں پوری کرسکیں-

3. غیر مرکوزیت اور مزید علاقائی خود مختاری:

اسکولوں کے روزمرہ کاموں میں سدھاراور جوابدہی کے لیے معاشرتی شراکت ایک اہم ذریعہ ہے- اس کا مطلب یہ ہے کہ اسکولوں کے انتظام بشمول رقوم کے انتظام اور اخراجات کو غیر مرکوز کرکے ممکنہ حد

4. علامتی خواندگی کی توسیع:

قومی علمی کمیشن عوام میں علامتی خواندگی کے فروغ پر جاری اہمیت پر زور دینا چاہتا ہے۔ ناخواندگی ایک اہم مسئلہ ہے یہاں تک کہ 15 سے 35 برس کی عمر والوں کے لیے بھی اور اسی لیے خواندگی پروگرام میں تخفیف کے بجائے توسیع کی جانی چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی اس بات پر بھی ترجیح دی جانی چاہیے کہ اس کو معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لئے استعمال کیا جائے خصوصا نوجوانوں کے لیے البتہ یہ صرف نوجوانوں تک ہی محدود نہ ہو۔

5. اسکول کے لیے بنیادی ڈھانچے کی منصوبہ بندی:

یہ امرپیش نظر رہنا چاہیے کہ اراضی اسکولوں کی لازمی ضرورت ہے اور بڑھتی ہوئی آبادی اور آفاقی خواندگی کے نشانے کے پیش نظر اس ضرورت میں مستقبل قریب میں اضافہ ہی ہوگا۔ اس لحاظ سے شہری ماسٹر پلان اور علاقائی ترقیاتی منصوبوں میں اسکولوں کی اس ضرورت کا خیال رکھنا چاہیے جس میں کھیل کے میدان اور اسکول کی دیگر سہولیات کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا ہوگا۔

6. نجی اسکولوں کے طریقۂ کار می باقاعدگی لانا:

کیونکہ نجی اسکول تعلیم کی فراہمی میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں اس لیے ان اسکولوں کے طریقۂ کار اور افعال وضغ کرنے اور ان کو مستحکم کرے کی ضرورت ہے۔ نجی اسکولوں کی منطوری کے لیے شفاف، قواعد پر مبنی صحیح طریقے اپنائے جانے چاہیےتاکہ پریشانیوں اور دفتری طوالت سے بچا جاسکے۔ سرکار کی طرف سے کچھ سیلف فائننسنگ اسکولوں کو دیجانے والی مالی مدد کی تقسیم کے پیمانے بھی شفاف ہونے چاہئے اور دیگر ذرائع سے امداد حاصل کرنے کے لیے اسکول انتظامیہ کے اختیارات بھی واضح ہونے چاہئے۔ نجی اسکولوں میں داخلوں کے طریقوں کو شفّاف بنانے، فیس کے ڈھانچے میں باقاعدگی لانے نیز معیاری تدریس اور بنیادی ڈھانچے کے کم از کم معیار کو برقرار رکھنے کے لیے نجی اسکولوں کی جانچ پر بھی دھیان دینے کی ضرورت ہے۔ اسکولوں کے درمیان رابطوں کے فروغ کے امکانات کی اجازت ہونی چاہیے اوران کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے بشمول ایک اسکول کے ذریعے دوسرے اسکول کی جانچ۔

7. اسکولی تعلیم کا ڈاٹا بیس:

اسکولوں، اسکول جانے والی عمر کے بچوں اور اساتذہ و طلبا دونوں کی حاضری کے بارے میں مربوط اور صحیح اعداد و شمار کی عدم دستیابی سے تعلیم کی منصوبہ بندی اور مانیٹرنگ بہت مشکل ہوجاتی ہے۔ اسکولوں سے متعلق تازہ و صحیح اعداد و شمار جمع کرنے کو اولیت دی جانی چاہیے۔ اسکولوں اور اسکول جانےوالی عمر کے بچوں کے مکمل اعداد و شمارکا حصول ضروری ہے تاکہ مختلف سطحوں پر دی جانے والی تعلیم کی وسعت اور معیار کے بارے میں صحیح علم ہوسکے اور وہ بروقت مہیا کرائی جاسکے۔ مناسب اداراتی طریقوں کے ساتھ اس طرح کے اعاد و شمار اکٹھا کرنا، اسکولی تعلیم کے لیے رقوم فراہم کرنےکے ساتھ لازمی قرار دیا جانا چاہیے۔

8. شعبوں کے مابین رابطوں کا فروغ:

موجودہ دور میں اسکولوں کی معمولات کی نگرانی کے لیے انتظامی ڈھانچوں اور سرکاری شعبوں کی کثیر تعداد کی وجہ سے پیچیدگی، غیر ضروری دہرائ اور مختلف اسکولوں میں غیر مستقل حکمت عملیوں کا خدشہ ہوتا ہے۔ اسکولی تعلیم سے متعلق پالیسی پر مختلف سرکاری شعبوں میں زیادہ رابطوں کی ضرورت ہے چاہے اسکولوں کی علاقائی انتظامیہ کو زیادہ خود مختاری عطا کی گئی ہو۔

9. معیار کی نگرانی کا قومی نگراں ادارہ:

تعلیمی انتظامیہ کو مختلف سطحوں پر پالیسی اور کارکردگی کو طے کرنے والے حقیقی نتائج کو بھی مدنظر رکھنےکی ضرورت ہے- لہٰذااس مقصد کے حصول کے لیے قومی علمی کمیشن سرکاری اور نجی دونوں طرح کے اسکولوں کے معیار کی نگرانی کے لیے ایک قومی نگران ادارے کے قیام کی تجویز پیش کرتا ہے- یہ ادارہ طریقوں اورنتائج کے چننده نگرانی پیمانوں کو بنیاد پر نگرانی کرے گا-

10. اسکولوں کے معائنہ کی تجدید:

اسکول کے معائنہ نظام کو جدید بنانے اور اس میں نئی روح پھونکنے کی ضرورت ہے، تاکہ علاقائی متعلقہ افراد اس میں بڑی تعداد میں حصہ لے سکیں اور نظام میں زیادہ شفافیت آسکے- اس امر کا حل محض نظام کی توسیع میں مضمر نہیں ہے بلکہ ایسا نظام وضع کرنے کی ضرورت ہے جس سے حقیقی نگرانی کو یقینی بنایا جاسکے جس میں اسکول انسپکٹروں کو زیادہ سہولیات کی فراہمی معیاد اور انتظامیہ کے علیحدہ معائنے، معائنوں کے پیمانوں میں شفافیت اور علاقائی متعلقہ افراد کی زیادہ حصہ داری ہو-

11. اساتذہ اوراساتذہ کی تربیت:

اساتذہ اسکولی نظام کا واحد سب سے اہم عنصر ہیں- ملک میں مختلف سطحوں پر تعلیم یافتہ اور سنجیدہ اسکولی اساتذہ کی پہلے ہی سے کمی ہے- اسکولی تدریس کے پیشہ کو وقار کو بحال کرنے اور تعلیم یافتہ اور اپنے فرض کے تئیں ذمہ دار اساتذہ کو ترغیب دینے کی ضرورت ہے- غیرتدریسی سرکاری فرائض مثلا انتخابات میں ڈیوٹیوں کی وجہ سے تدریسی فرائض میں روکاٹ نہیں آنا چاہیے- ایسے فورموں کو فروغ دیا جانا چاہیے جہاں اساتذہ اپنے خیالات، معلومات اور تجربات کا تبادلہ کرسکیں- ان میں ویب پر مبنی پورٹل بھی شامل ہیں-

12. نصاب اور امتحانات کے نظام میں اصلاحات:

تمام اسکولوں میں نصابی اصلاحات نہایت اہم موضوع ہیں- اسکولی تعلیم کوبچوں کی زندگی کے لئےاہم بنایا جانا چاہئے- ضرورت اس بات کی ہے رٹنے کی عادت برعکس بچوں میں موضوع کو سمجھنے اور خیالات کی تبدیلی و بات چیت اور آزادانہ طور پر علم حاصل کرنے کی صلاحیت کو فروغ دیا جانا چاہیے- اس کے علاوہ امتحانات کے نظام خصوصا بورڈ کی سطح یا اس سے پہلے کی سطح میں خاطر خواہ تبدیلی کی ضرورت ہے-

13. اطلاعاتی اور مواصلاتی تکنالوجی کا استعمال:

جہاں بھی ممکن ہو اساتذہ، طلبا و انتظامیہ کی تدریس، تربیب، تحقیق، انتظام، نگرانی وغیر کے لئے آئی سی ٹی تک زیادہ رسائ کو ممکن بنانا چاہیے- کمپیوٹر پر مبنی تدریس کے لیے اساتذہ اور دیگر عملہ کی تربیت کی بھی ضرورت پڑے گی تاکہ وہ اس تکنالوجی کو زیر استعمال لاسکیں-

14. انگریزی زبان کی تدریس:

یہ ایک عام خیال ہے کہ انگریزی کی بہتر استطاعت ملازمتوں کے حصول اور ترقی کا ایک اہم ذریعہ ہے جس سے اعلی تعلیم کے حصول میں بھی سہولت ہوتی ہے- انگریزی کو بحیثیت زبان پہلی کلاس سے شروع کرنے اور بعد کے کلاسوں میں بطور ایک مضمون انگریزی ذریعہ تعلیم کے ساتھ تدریس کے لیے نصابی ترامیم کی ضرورت ہے تاکہ تدریسی تبدیلیوں کے ذریعہ زبان کی افہام وتفہیم کو آسان بنایا جاسکے، انگریزی زبان کے اساتذہ کی موجودہ تعداد میں اضافہ کیا جاسکے اور دو زبانوں میں تدریسی و معاون مواد فراہم کیا جاسکے- علاوہ ازایں کثیر لسانیت کو فروغ دینے اور اسکولی نصاب و تدریسی طریقوں کو وضع کرتے وقت زبان کے مسئلہ کو مجموعی سطح پر بہتر طور پر سمجھنے کی ضرورت ہے-

اسکولی تعلیم

15. تعلیم سے محروم طبقوں تک رسائی کے لی کاویشیں:

تعلیم سے محروم طبقوں تک رسائی کے لیے خصوصی کاوشوں کی ضرورت ہے- اس بارے میں چند تجاویز کی تفصیل اس نوٹ کے ساتھ منسلک ہے- لڑکیوں کے داخلے اوراسکولوں میں ان کے اندراج کو برقرار رکھنے کے لیے خصوصی اقدامات کی ضرورت ہے- درجہ فہرست ذات کے بچوں کو، اعلی ترجیح دی جانی چاہیے- جس کے لیے لچکدار رویے اور عدم تفریق ضروری ہے- درج فہرست قبائل کے بچوں کے بچوں تک رسائی کے لیے لچکداررویہ کے علاوہ اسکول کے لیے حساس حکمت عملیاں درکار ہیں- اسکول کے لیے نصاب اور تدریسی طریقے وضع کرتے وقت زبان کے مسائل پر خصوصی توجہ دی جانی چاہیے- مسلم بچوں کو اسکولی سہولت مہیا کرانے کے لیے سرکاری حکمت عملی مدارس پر مرکوز ہے جن میں ان بچوں کی قلیل تعدادہی پہنچتی ہے- ضرورت اس بات کی ہے کہ عام اسکولوں میں مسلم بچوں کے حالات میں سدھار کیا جائے- عارضی مہاجرین کے بچوں کو اسکول کی مستقل سہولیت مہیا کرانے کے لیے مخصوص حالات و کاوشوں کی ضرورت ہے- اسی طرح مزدور بچوں کے لیے ترغیب اور مخفّف کورسوں کی ضرورت ہے- جسمانی طور پرمعذور بچوں نیز اساتذہ کے لیے اسکول کی تعلیم کی فراہمی میں خاص خیال رکھاجانا چاہیے-

ہمیں معلوم ہے کہ آفاقی سطح پر بنیادی تعلیم کے حصول کے بارے میں مختلف ریاستوں میں اختلاف ہے اور ایک ہی ریاست میں اسکولی تعلیم کے معیار میں بھی فرق ہے- لیکن ہمیں یقین ہے کہ ان تجاویز کی مدد سے جن میں مرکزی و ریاستی دونوں حکومتوں کا تعاون درکار ہے بنیادی تعلیم کے آفاقی حصول ،ثانوی تعلیم کے فروغ اور اسکولی تعلیم کے معیار اور اس کی افادیت کے اضافہ میں کافی مدد ملے گی- اور ان سے پہلے لائبریریوں ترجمہ اور نالج نیٹ ورک وغیرہ کے بارے میں پیش کی گئی دیگر تجاویز کو نوجوانوں کے لیے شروع کی گئی سلسلہ وار پہل کا حصہ ماننا چاہیے-

ان تجاویز پر مزید بات چیت کے لیے ہم منتظر ہیں-

نیک خواہشات کے ساتھ

سیم پٹرودا

چئر مین قومی علمی کمیشن

نقول برائےملاحظہ:

1. جناب ارجن سنگھ ، وزیر برائے بروغ انسانی وسائل،

2. ڈاکٹر مونٹیک سنگھ اہلووالیہ، ڈپٹی چئیرمین منصوبہ بندی کمیشن،